ڈاکٹر صابر آفاقی کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب بنام پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود شیخ

عبدالکریم

Abstract:

Dr Sabir Afaqi was a famous poet of urdu,gojri and farsi. At the same time he was historian,compiler,translator,columist also. He was born in muzaffarabad but visited the whole world and also wrote travellogues. He had relations with scholars around the world. Dr Khalid Mehmood Sheikh is a great scholar of Islam. His work is mostly in english and in arabic. He also born in Muzaffarabad and visited the world for lectures about Islam,Quran and Hadis. He had relations with Dr afaqi as both are scholars. I found this letter from Dr Khald Sheikh sahib and being researcher it is my first duty to present it to the schloar's world.

باسمِ تعالیٰ

۱۷/اپریل ۲۰۰۹ء

برادر محترم جناب ڈاکٹر خالد محمود شیخ صاحب

سلام مسنون

میں بے حد ممنون و متشکر ہوں کہ آپ نے آزاد کشمیر کی نمائندگی کے لئے نیشنل بک کونسل[1] آف پاکستان کی انتظامیہ کو میرا نام پیش کیا۔ جزاک اللہ۔ مہربانی کر کے کونسل سے تقرری / نامزدگی کا حکمنامہ فوری جاری کروا دیجئے۔ اسلامک یونیورسٹی[2] کے صدر محترم ڈاکٹر انوار حسین صدیقی[3] کو پیش کرنے کے لئے میں اپنا سی وی آپکو ارسال کر رہا ہوں اور مستدعی ہوں کہ وہاں شعبہ فارسی/اردو[4] میں دو سال کے لئے اگر تقرری کروا سکیں تو مزید باعث امتنان ہوگا۔ یہ کام آپ ایسی ہمدرد شخصیت ضرور کروا سکے گی۔

آپ نے جس مالی امداد کا اعلان فرمایا ہے۵ اس کے لئے میں اپنا اکاونٹ نمبر دے رہا ہوں تا کہ رقم آپ مناسب وقت پر بھجوا سکیں۔مظفر آباد۶ پر کتاب کی طباعت کا مسئلہ حل نہیں ہوا لیکن آپ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کوئی سبب پیدا کر دے گا فضل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔عزیزان جنید اور ولید ےکو سلام۔میں طبی معائنہ۸ کروا کر ۱۹ اپریل تک واپس مظفر آباد چلا جاؤں گا لیکن آپ سے جان و روان کا رابطہ رہے گا۔

والسلام

مخلص

صابر آفاقی

نوٹ: ڈاکٹر صاحب۔فرصت ملے تو کتاب 'ظہور مہدی و مسیح۹' پر تبصرہ ارسال فرمایئے کہ آپ کا فرمایا مستند ہوگا۔

صابر

ڈاکٹر صابر آفاقی:

صابر آفاقی ۹ مارچ ۱۹۳۳ء کو مظفر آباد کے شمال میں واقع ایک گاؤں گوھاڑی لچھراٹ میں پیدا ہوئے۔ اردو، گوجری اور فارسی زبان کے صاحب دیوان شاعر تھے۔ایران سے فارسی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ آفاقی کا پہلا اردو مجموعہ شہر تمنا ۱۹۸۰ء میں طبع ہوا۔دوسرا اردو مجموعہ طلوع سحر ۱۹۸۵ء میں طبع ہوا۔آفاقی کی تصنیف ثنائے بہاء میں ثنائیہ کلام ہے۔۱۹۹۲ء میں اسے ادبیات مظفر آباد نے شائع کیا۔۱۹۹۲ء ہی میں آفاقی کا ایک اور اردو مجموعہ کلام زمزمۂ روح شائع ہوا۔ رشحات ابر کو ادبیات مظفر آباد نے ۱۹۹۷ء میں چھاپہ اسے وجدانی اور آفاقی نے مل کر مرتب کیا۔آفاقی بنیادی طور پر سنجیدہ شاعر کے طور پر ادبی حلقوں میں جانے جاتے ہیں۔ لیکن ۱۹۹۴ء میں خندہ ہائے بے جا کے نام سے مزاحیہ شاعری کا ایک مجموعہ شائع کر کے مزاحیہ شعراء کی صف میں بھی کھڑے ہو گئے۔

آفاقی کا چھٹا اردو مجموعہ کلام نئے موسموں کی بشارت کے نام سے ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا۔اس مجموعہ کلام میں غزلیں اور آزاد نظمیں شامل ہیں۔ڈاکٹر صاحب کا ساتواں مجموعہ کلام سارے جہاں کا درد بھی ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا۔اس مجموعے میں غزل نظم کے علاوہ ماھیا، دوہا، کہہ مکرنی اور بولی جیسی اصناف سخن شامل ہیں۔ ۱۹۷۲ء میں جب ایران سے واپس آئے تو ایک مجموعہ گلہائی کشمیر کے نام سے شائع کیا ان کے بیٹے کے مطابق یہ ۱۹۷۴ء میں انجمن فارسی مظفر آباد نے شائع کیا۔اس مجموعہ میں غزلیں اور نظمیں شامل ہیں۔آفاقی ایک اچھے مترجم بھی ہیں۔آفاقی نے عربی، فارسی اور انگریزی کی بے شمار کتابوں کے اردو میں ترجمے کیے ہیں جن کی تعداد درجن سے زیادہ ہے۔

تاریخ آفاقی کا پسندیدہ مضمون اور شعبہ رہا ہے۔تنقید، تذکرہ اور لسانی موضوعات کا مرقع 'گوجری ادب'

لکھ کر آفاقی نے ثابت کیا ہے کہ وہ صرف شاعر یا مترجم نہیں محقق، نقاد اور لسانی ماہر بھی ہیں۔ آفاقی نے اس کتاب میں ۸۷ شعراء کے تذکرے جمع کیے ہیں جنھوں نے گوجری زبان میں شاعری کی۔ ان شعراء کا تعلق آزاد کشمیر، مقبوضہ کشمیر اور پاکستان سے ہے۔ گوجری زبان کے شعرا کا یہ پہلا تذکرہ ہے۔ یہ کتاب پنجابی زبان میں لکھی گئی ہے اور ۱۹۸۵ء میں پاکستانی پنجابی بورڈ لاہور نے اسے شائع کیا ہے۔ 'کشمیر اسلامی عہد میں' کا دوسرا ایڈیشن ۲۰۰۰ء میں سنگ میل پبلی کیشنز نے شائع کیا اس کے پیش لفظ میں آفاقی کا اظہار ہے کہ یہ ترجمہ نہیں بلکہ تحقیق ہے۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ یہ ترجمہ ہی ہے اور اردو زبان کے الفاظ آفاقی کے ہیں اور ان کا مغز پارلو کا۔ آفاقی کے اخذ کردہ اس نتیجے سے بھی اتفاق ممکن نہیں کہ ابو الفضل نے ۱۵۸۷ء میں سرینگر میں تمام مذاہب کے معبد کی بنیاد رکھتے ہوئے منفرد کلچر کی بنیاد رکھی۔ اس کلچر کے مظاہر اکثر ہم ہندوستانی معاشرے میں دیکھتے رہتے ہیں۔ 'تاریخ کشمیر۔ اسلامی عہد' میں کو شاہین بک سٹال اینڈ پبلشر نے سرینگر کشمیر سے مارچ ۱۹۸۷ء میں شائع کیا۔

اقبال اور کشمیر کے عنوان سے ۱۹۷۷ء میں اقبال کی صد سالہ تقریبات پر تین کتابیں شائع ہوئیں۔ تینوں کتابوں کے مصنف تین مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے جگن ناتھ آزاد ہندو، سلیم خاں گمی مسلمان اور آفاقی بہائی ہیں لیکن تینوں کی اقبال سے محبت شک وشبہ سے بالا تر۔ آفاقی کی یہ کتاب درسی حوالے سے مفید ہے کہ اس کے تقریبا سو صفحات پر اقبال کی فارسی شاعری کا ترجمہ پیش کیا ہے۔ اسے اقبال اکیڈمی لاہور نے شائع کیا۔ آفاقی نے اپنے ۱۸ مقالات کو کتابی شکل میں ۱۹۸۸ء میں 'جلوۂ کشمیر' کے نام سے سنگ میل پبلی کیشنز لاہور سے شائع کروایا، ایک نادر کتاب ہے اور اس کے مقالات خصوصاً راج ترنگنی اور البیرونی جہاں کشمیر کے حوالے سے اہم ہیں وہیں ادب، ثقافت، زبان اور فن خطاطی کے حوالے سے بھی وقیع ہیں۔ آزاد کشمیر اور پاکستان کا لسانی رشتہ اور اردو اور علاقائی زبانیں لسانیات کے طلباء کے لیے دلچسپ ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ کشمیریات کے نصاب میں شامل کتاب عکس کشمیر آفاقی کے پندرہ مضامین کا ایک مجموعہ ہے جسے ۱۹۹۱ء میں مقبول اکیڈمی لاہور نے شائع کیا۔ یہ کتاب جہاں عظیم شعرا غنی کاشمیری، میاں محمد بخش اور اقبال کے تذکروں سے لبریز ہے وہیں مزاحیہ شاعر آذر عسکری کے علاوہ کشمیری زبان و ادب کی تاریخ، کشمیری زبان میں نعت گوئی، تحریک آزادی کشمیر اور گوجری کے قواعد سے بھی لبریز ہے کشمیر، کشمیری کلچر، تاریخ اور لسانیات کے تعارف کے لیے یہ کتاب ایک فرہنگ کا کام دیتی ہے۔ تحقیق سے تعلق رکھنے والے سکالرز کے لیے اس کے دو اسباق گوجری کے قواعد اور لطیف کشمیری: محاسن کا پیکر تراش کا مطالعہ سود مند ثابت ہوگا۔ ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر نگرانی ۱۹۸۰ء کی دہائی میں شروع کی۔ اس دوران ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح کے پنجابی کے مقالے بھی پڑتال کے لیے ان کے پاس آتے رہے۔ پوری زندگی کا حاصل وہ ایوارڈ ہے جو حکومت آزاد کشمیر نے ۲۰۱۰ء میں ان کو دیا۔ تاہم ۲۳/اکتوبر ۲۰۰۸ء کو آزاد کشمیر کی اہل قلم کانفرنس میں اس مرد قلندر کو ایوارڈ تو دور کی بات، مدعو تک نہ کیا گیا۔

کثرت نظارہ آفاقی کا سفر نامہ ہے، جسے تخلیقات لاہور نے ۱۹۹۶ء میں اور نظر ثانی کے بعد ۲۰۰۳ء

میں شائع کیا۔ یہ گیارہ ممالک کا سیاحت نامہ ہے جس کا دیباچہ مستنصر حسین تارڑ نے لکھا ہے۔ 'خواب تھا کہ جو کچھ دیکھا' بھی ایک سفرنامہ ہے جس پر سن اور پبلشر کا نام درج نہیں۔ یہ بنیادی طور پر ان تاریخی یادداشتوں کو محفوظ کیا گیا ہے جو ایران میں بہا سے متعلق ہیں۔ اس کتاب کو بھی مذہبی تصنیف میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ **ہمہ آفتاب بینا** آفاقی کی وفات کے بعد ۲۰۱۱ء میں شایع ہوئی۔ 'مظفر آباد' ڈاکٹر صابر آفاقی کی ضخیم تصنیف ہے۔ جو ہزاروں سال قدیم مظفر آباد شہر اور اس کی تاریخ، جغرافیہ اور عوام کے تذکروں سے لبریز ہے۔ اس طرح کی یہ پہلی مربوط کوشش ہے۔ کتاب ۷۴۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اسے مقبول اکیڈمی لاہور نے شایع کیا ہے۔ آفاقی طویل علالت کے بعد ۱۰ اپریل ۲۰۱۱ء کو اسلام آباد میں وفات پا گئے اور ان کو اسلام آباد کے بہائی قبرستان میں دفنایا گیا۔ آفاقی کے پسماندگان میں تین بیٹیاں، ایک بیٹا اور ایک بیوہ ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود شیخ:

خالد محمود شیخ مظفر آباد شہر کے قدیمی باشندے ہیں۔ ان کی پیدائش مظفر آباد میں ہی ہوئی اور ابتدائی تعلیم سے لے کر ایف ایس سی تک مظفر آباد ہی میں تعلیم کی منازل طے کیں۔ ۱۹۵۶ء میں میٹرک اور ۱۹۵۹ء میں ایف ایس سی کی۔ کالج کے دوران انٹر کالج مظفر آباد کے علمی و ادبی مجلّے 'دومیل' کے انگریزی حصے کے طالب علم مدیر بھی رہے۔ اور اسی زمانے میں پروفیسر لارڈ رشید کی حوصلہ افزائی ان کو انگریزی ادب کی طرف لے آئی۔ پنجاب یونی ورسٹی سے بی اے (سیاسیات اور تاریخ کے مضامین کے ساتھ) ۱۹۶۱ء میں پاس کیا اور ایم اے انگریزی بھی پنجاب یونی ورسٹی سے پاس کی۔

۱۹۶۵ء میں پی ایس سی کا امتحان پاس کیا اور لیکچرر بھرتی ہو گئے۔ ۱۹۸۰ء میں جب آزاد کشمیر یونی ورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا تو سینئر موسٹ ہونے کی وجہ سے انھوں نے پرنسپل کے لیے پروفیسر وقار ملک کا نام تجویز کیا اور آزاد کشمیر یونی ورسٹی میں چلے گئے جہاں سے دعوۃ اکیڈیمی اسلام آباد نے ڈائریکٹر اور پھر ۱۹۸۰ء میں میرپور میں شعبہ اسلامیات کو منظّم کیا۔ خالد محمود صاحب نے ایم اے عربی کے بعد جامعہ پنجاب سے ۱۹۸۵ء میں پی ایچ ڈی بھی عربی میں کیا۔ ان کا تحقیقی مقالہ 'خلفائے راشدین کے عہد میں گورنروں کو لکھے گئے خطوط و مکاتین میں حکومت الٰہیہ کا تصور' کے عنوان سے تھا۔ حکومتی وظیفہ پر ۱۹۸۳ء میں آسٹریلیا سے TOFL کیا۔

انھوں نے دس سال تک قرآن اور حدیث پر دعوۃ اکیڈیمی میں لیکچر دیے۔ اسی طرح امریکہ، آسٹریلیا، یورپ اور افریقہ میں اسلام، قرآن اور حدیث اور فقہ پر لیکچرز دیے۔ اقراء انٹرنیشنل ایجوکیشنل فاؤنڈیشن شکاگو کے ساتھ کام کیا اور مسلم اقلیت والے ممالک میں بچوں کے لیے نصاب مرتب کرنے میں فاؤنڈیشن کی مدد کی۔ یونی ورسٹی آف برکلے نے نصاب کے لیے ۱۰۱ کتابوں میں سے ۵ اسلام پر منتخب کیں۔ ان میں سے ایک کتاب Dawah in modern age ڈاکٹر صاحب کی تھی۔

ڈاکٹر صاحب کی ایک اور کتاب Islam in modern age کو نیشنل بک فاؤنڈیشن نے شایع کیا۔ Study of Hadis اور Study of Quran کی ملک اور باہر ۵۰ ہزار سے زیادہ کاپیاں شایع ہو چکی ہیں۔ ان کو دنیا کے ۵۰ سے زیادہ ممالک میں پڑھایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب آج کل پاکستانی جامعات کے

اسلامیات اور عربی کے پی ایچ ڈی کی سطح کے مقالات کے ممتحن ہیں۔اس کے علاوہ نیشنل بک فاؤنڈیشن کے ادیب، مدیر اور تبصرہ نگار بھی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کا سفر انگریزی ادب سے عربی ادب کا ہے۔ان کا کام عربی اور انگریزی میں شایع ہوتا رہا ہے اور اردو میں کم ہے۔تاہم انھوں نے اردو زبان کے آزاد کشمیر میں نفاذ کے لیے انجمن ترقی اردو مظفرآباد کے پلیٹ فارم سے بانی چار ارکان کے طور پر کام کیا۔ان کے علاوہ چار کے اس ٹولے میں محمد خاں نشتر، پروفیسر محبوب الرحمان اور پروفیسر عبدالرشید چوہان شامل تھے۔زندہ حوالہ اب صرف ڈاکٹر صاحب ہیں۔ڈاکٹر صاحب سے ہی نہیں بلکہ ان کے خاندان کے اکثر بزرگوں سے میری یاداللہ ہے اور سب سے احترام کا رشتہ استوار ہے۔

حواشی:

(۱) ڈاکٹر صاحب کے مطابق نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد مراد ہے جس کو آفاقی صاحب نے نیشنل بک کونسل آف پاکستان لکھا ہے۔

(۲) بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد مراد ہے۔

(۳) ڈاکٹر انوار حسین صدیقی معروف ماہر معاشیات۔بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی کے صدر نشیں بھی رہے۔

(۴) اسلامی یونی ورسٹی میں شعبہ اردو نے ۲۰۰۷ء میں کام کرنا شروع کیا۔۲۰۰۸ء میں پروفیسر فتح محمد ملک نے بطور ڈین کلیہء فنون ذمہ داریاں سنبھالیں اور ڈاکٹر معین الدین عقیل نے بطور صدر شعبہ اردو کام شروع کیا۔میں نے بھی عقیل صاحب کی نگرانی میں ۲۰۱۳ء میں اسی جامعہ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

(۵) ڈاکٹر صاحب کے مطابق انھوں نے کمشنر انکم ٹیکس چودھری غلام نبی کے ذریعے ۵۰ ہزار کی رقم آفاقی صاحب کو ان کی مظفرآباد کی تاریخ پر کتاب 'مظفرآباد' کے لیے ۲۰۰۹ء کے اواخر میں دیے تھے۔یہ اسی کا تذکرہ ہے۔

(۶) مظفرآباد کی تاریخ پر آفاقی صاحب نے ایک ضخیم کتاب 'مظفرآباد' تحریر کی جسے مقبول اکیڈیمی لاہور نے ۲۰۰۹ء کو زیور طبع سے آراستہ کیا۔کتاب نے مایوس زیادہ کیا کیونکہ اس میں علمی اور لفظی اغلاط بہت زیادہ ہیں۔عجلت میں کیا گیا کام ہے۔

(۷) ڈاکٹر خالد شیخ صاحب کے صاحبزادے۔

(۸) آفاقی صاحب کئی عارضوں کا شکار تھے اور ۲۰۰۹ء سے ۲۰۱۱ء کے دوران وہ اکثر علاج کے لیے اسلام آباد اور آسٹریلیا جاتے آتے رہے۔

(۹) کتاب 'ظہور مہدی و مسیح' کو بہائی پبلشنگ ہاؤس کراچی نے شایع کیا۔آفاقی نے اس کتاب پر بہت محنت کی ہے۔انھوں نے ساڑھے چھے سو صفحات کی اس کتاب میں ۳۵۰ صفحات بہاء اللہ کو مہدی و مسیح ثابت کرنے پر صرف کیے ہیں۔کتاب کے دو حصے ہیں۔پہلا حصہ ۱۲ ابواب پر مشتمل ہے اور اس میں احادیث کا سہارا لیا گیا ہے۔آفاقی صاحب نے جن کتابوں پر زیادہ محنت کی وہ سب ان کے مذہب سے متعلق ہیں۔جیسے اقبال اور امر بہائی وغیرہ۔

◁▷